© rasailojaraid.com

دل کی بات

یوم تکبیر مبارک، مگر……

۲۸ ،مئی کو ملک بھر میں یوم تکبیر منایا گیا۔ گزشتہ سال اسی تاریخ کو پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کر کے قوم کا ایک دیرینہ خواب شرمندۂ تعبیر کیا تھا۔ یوں تو پاکستان میں نیوکلیئر پروگرام پر گزشتہ بیس برس سے تحقیقی کام ہو رہا تھا اور مختلف حکومتوں نے اپنے اپنے حالات و وسائل کے مطابق ملکی دفاع کے اس اہم ترین شعبہ کی ترقی کے لیے کام کیا۔ بھٹو دورِ حکومت میں پاکستان کا ایٹمی پروگرام دنیا بھر میں موضوعِ سخن بنا۔ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے عہد میں نہایت خاموشی کے ساتھ بہت ساری کامیابیاں حاصل کی گئیں اور نواز شریف نے ان کامیابیوں کو سمیٹتے ہوئے پاکستان کو ایٹمی ممالک کی صف میں لاکھڑا کیا۔

پاکستان کا ایٹمی دھماکہ اس لئے بھی ناگزیر ہو گیا تھا کہ ہمسایہ ملک بھارت نے مسلسل ایٹمی دھماکے کر کے جنوبی ایشیاء میں پاکستان کے علاوہ دیگر ہمسایہ ممالک کی سلامتی کو خطرات سے دوچار کر دیا۔ پاکستان نے نہ صرف اپنا دفاع مضبوط کیا بلکہ دیگر ہمسایہ ممالک کی سلامتی کا بھی تحفظ کیا بلاشبہ ملکی دفاع و سلامتی کے استحکام پر پوری قوم مبارک باد کی مستحق ہے۔

چاہیے تو یہ تھا کہ ''یوم تکبیر'' کے موقع پر وزیر اعظم نواز شریف شکرانہ کے طور پر پاکستان میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کرتے مگر ہوا کیا؟ سکولوں کے بچوں اور بچیوں کو سڑکوں پر لا کر ان سے ''غوری آ گیا میدان میں، ہے جمالو'' کے نعرے لگوائے گئے۔ نوجوانوں نے ناچ کیا۔ موسیقی کی دھنوں میں موذن کی پکار اور تکبیریں دب کر رہ گئیں۔ ڈرامے سٹیج ہوئے دینی اقدار اور دینی تہذیب کا جنازہ نکال دیا گیا۔ غوری اور شاہین تو آ گئے مگر ''ہے جمالو'' نہ گئی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایمان والوں سے فرمایا ہے کہ ''قوت جمع کرو'' اللہ کے دشمنوں پر دھاک بٹھانے کے لیے''۔

یعنی تمام دفاعی قوت اور اسباب جمع کرو مگر اس کا مقصد دین کی سربلندی اور اللہ کے دشمنوں کی شکست کے سوا کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ ورنہ یہ اسباب تو کفار و مشرکین کے پاس بھی موجود ہیں اور قرآن کریم ہی کے مطابق:

''وہ دنیا کی زندگی کے لیے سعی وجہد کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم صحیح کام کر رہے ہیں حالانکہ ان کے یہ تمام اعمال رائیگاں جائیں گے''۔ (سورہ کہف)

اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دفاعی قوت و شوکت عطا فرمائی ہے تو پھر ہمیں اسے اللہ ہی کے لیے وقف کرنا ہو گا۔ ہمیں اپنے اور کفار و مشرکین کے مقاصد زندگی میں فرق اور تمیز قائم کرنا ہو گی۔ ورنہ یہ تمام اعمال اکارت جائیں گے اور آخرت میں ان کا کچھ نفع نہ ہو گا۔

افسوس ہے کہ موجودہ حکمرانوں کی سرپرستی میں ''یوم تکبیر'' کے شور و غل میں سود جاری ہے، بینکوں کی کروڑ پتی اور لاکھ پتی سکیمیں جوئے کے مہذب نام کے طور پر ملک میں چل رہی ہیں۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا جا رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ نہایت بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ حکومت کی سرپرستی میں بے غیرتی، بے پردگی، بے

© rasailojaraid.com